سوال

(57) سقوط حمل کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض عورتوں کا حمل ساقط ہوجاتا ہے۔ ایسا حمل کبھی تو خلقت مکمل کرچکا ہوتا ہے اور کبھی غیر مکمل ہی ساقط ہوجاتا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں عورت کے لیے نماز کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب عورت ایسا حمل ساقط کردے جس میں سر، ہاتھ اور پاؤں وغیرہ کی خلقت واضح ہوچکی ہو تو ایسی صورت میں وہ نفاس کے حکم میں ہوگی۔ یعنی گویا کہ اس نے بچے کو جنم دیا ہے، لہذا نہ تو وہ نماز پڑھے گی اور نہ روزے رکھے گی۔ نیز خاوند کے لیے حلال بھی نہیں ہوگی، تاوقتیکہ وہ پاک نہ ہوجائے یا چالیس دن کی زیادہ سے زیادہ مدت نفاس پوری نہ کرلے۔

اگر وہ چالیس دن سے قبل پاک ہوجائے تو اس پر غسل کرنا واجب ہوگا۔ بعد ازاں نماز پڑھے اور رمضان المبارک کی صورت میں روزے رکھے، خاوند کا اس سے جماع کرنا بھی جائز ہو جائے گا۔ کم از کم نفاس کی مدت غیر متعین ہے اگر عورت ولادت کے دس دن بعد یا اس سے بھی پہلے یا بعد پاک ہوجائے تو اس پر غسل کرنا واجب ہوگا اور اس پر پاک عورتوں والے احکام نافذ ہوں گے۔ اگر اسے چالیس دن کے بعد بھی خون نظر آئے تو وہ خون فاسد ہوگا۔ اس کی موجودگی میں وہ نماز ادا کرے گی، رمضان کے روزے رکھے گی اور خاوند کے لیے بھی حلال ہوجائے گی اور اس پر مستحاضہ عورت کی طرح ہر نماز کے وقت وضو کرکے نماز پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت حجش رضی اللہ عنہا کو جبکہ وہ مستحاضہ تھی، فرمایا:

(تَوَضَّئِی لوقت کُلِّ صلاةٍ) (صحیح البخاری)

''ہر نماز کے وقت وضو کیا کر۔''

چالیس دن کے بعد آنے والا خون اگر حیض کے خون کے ساتھ آرہا ہو تو وہ حیض کا خون سمجھا جائے گا، اور اس پر حائضہ عورت کے احکام نافذ ہوں گے۔ لہذا وہ نماز نہیں پڑھے گی، روزے نہیں رکھے گی اور نہ خاوند کے لیے حلال ہوگی، تاوقتیکہ وہ پاک نہ ہوجائے۔

یہ سب کچھ اس صورت میں ہے جب اس نے تام الخلقت (مکمل بناوٹ والے) حمل کو ساقط کیا ہو اور اگر ساقط شدہ حمل ایسا ہو کہ اس میں انسانی خلقت غیر واضح ہو، مثلاً وہ خون کا ایک لوتھڑا ہو اور اس میں انسانی خدوخال نمایاں نہ ہوں، تو اس صورت میں اس کا حکم مستحاضہ عورت والا ہوگا، نفاس یا حیض والا نہیں۔

لہذا اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ اس پر نماز پڑھنا اور رمضان کے روزے رکھنا واجب ہوگا۔ وہ خاوند کے لیے بھی مکمل طور پر حلال رہے گی۔ وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی اور پاک ہونے تک مستحاضہ عورت کی طرح روئی وغیرہ سے خون سے تحفظ کی کوشش کرے گی۔ ایسی عورت اگر چاہے تو ظہر اور عصر، اسی طرح مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھ سکتی ہے۔ اسی طرح اس کے لیے ہر دو نمازوں اور نماز فجر کے لیے غسل کرنا بھی مشروع ہے۔ اس کی تائید حمنہ بنت حجش رضی اللہ عنہا کی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ نیز اس لیے بھی کہ وہ علماء کے نزدیک مستحاضہ عورت کے حکم میں ہے۔ واللہ ولی التوفیق۔۔۔۔ شیخ ابن باز۔۔۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

طہارت، صفحہ: 92

محدث فتویٰ